

# خطبہ غدیر

اُردو ترجمہ



۱۸ ذی الحجہ

عید سعید عید غدیر مبروک

دعاگو: ارمغانِ نجف

## خطبہ غدیر - اردو ترجمہ

حمد و سپاس مخصوص ہے اس معبودِ برحق کے لیے! جس کی ذات اپنی یکتائی میں انتہائی بلند، اور جو بے نظیر ہوتے ہوئے بھی ہر ایک سے بہت قریب ہے۔ عزت جس کی ادائے شہنشاہی کی ثنا خواں، اور عظمت جس کے اندازِ جہاں پناہی کی توصیف میں رطبُ اللسان۔۔۔ ہر جگہ اس کی نظر۔۔۔ ہر شے سے باخبر، ساری خلقت اس کی قوت و قدرت، اور دلیل و حجت کے آگے گردنیں ڈالے ہوئے! رہے نام اللہ کا! وہ ہمیشہ سے بہت بڑا ہے، اللہ سدا اس کی تعریف ہوتی رہے گی، وہی نام فلک کا خالق۔۔۔ اور صحنِ گیتی کا آفریدگار ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے اس کی ذات وہ تمام فرشتوں کا پالنے والا! اور۔۔۔ روح الامین کا بھی پروردگار ہے۔ اس کی چشمِ کرم سب کو نوازتی ہے، اور ساری مخلوق اس کے انعام و اکرام سے بہرہ مند ہوتی ہے، اس کی نگاہ ہر نظر کا جائزہ لیتی ہے، مگر کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھ پاتی! وہ بڑا فیض رساں، انتہائی بردبار، اور حد درجہ باوقار ہے، اس کا دامنِ رحمت ہر چیز کو اپنے سائے میں لیے ہوئے ہے۔ اور ہر خاص و عام اس کی نعمتوں کا رہین احسان ہے۔ وہ نہ تو پیش میں آکر کسی کو کفرِ کردار تک پہنچانے میں جلدی کرتا ہے اور نہ کسی مجرم کو قرارِ واقعی سزا دینے میں عجلت سے کام لیتا ہے۔ وہ سب کی نیتوں سے واقف اور چُھپے ہوئے حالات سے آگاہ ہے۔۔۔ نہ کوئی راز اس سے پوشیدہ رہ سکتا ہے، اور نہ کوئی خفیہ بات اس پر مشتبہ ہو سکتی ہے، وہ ہر امر پر حاوی ہے، ہر شے پر غالب ہے۔ کوئی چیز اس کی طاقت سے باہر نہیں، وہ ہر بات پر قادر ہے، اور اس جیسی کوئی شے نہیں جب کچھ نہ تھا اس وقت اس نے ہر چیز کی صورت گری کی، وہ ہمیشہ سے ہے، اور اپنی صفتِ عدل کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ اس بزرگ و دانا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ہستی اس سے کہیں بلند ہے کہ کسی کی چشمِ ظاہر اس تک پہنچ سکے، البتہ وہ ہر موجِ نظر کو پالیتا ہے! وہ نہایت باریک بین اور بڑا واقف کار ہے۔ ہاں! نہ تو کوئی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی خوبیوں کا نقشہ کھینچ سکتا ہے اور نہ اس کے ظاہر و باطن کا حال احوال بیان کر سکتا ہے۔ پاک پروردگار کو تو بس ان ہی حقائق کے ذریعے پہچانا ممکن ہے جنہیں خود اس نے اپنے لیے دلیلِ معرفت قرار دیا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہی سچا خدا ہے جس کی پاکیزگی کے آثار سے پوری دنیا معمور اور جس کے جلووں کی تابش سے سارا جہاں پُر نور ہے!

وہ کسی سے رائے مشورہ نہیں لیتا بلکہ صرف اپنے منشاء سے تمام احکام نافذ کرتا ہے، نیز کسی امر کے تعین میں نہ اس کے بند و بست میں کسی طرح کا فرق و خلل ہے۔ کیا کہنا اس کی جدتِ طراز یوں کا! اس کی ہر تصویر آپ اپنی مثال ہے، کوئی تخلیق ایسی نہیں جو کسی کے تعاون، تکلف یا منصوبہ بندی کے سہارے منصبہ شہود پر آئی ہو، بس اس نے جس چیز کو پیدا کرنا چاہا وہ پیدا ہو گئی، اور جس شے کو عالم وجود میں لانے کا ارادہ کیا وہ ہو پیدا ہو گئی!۔۔۔ چنانچہ! اس کی ذات تمام کمالات کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں جس کی پرستش کی جائے۔ خلاقِ عالم کی ہر صنعت کمالِ مہارت کا بہترین نمونہ ہے، اس کا دینِ حسنِ کرم کی سب سے اعلیٰ مثال ہے۔۔۔ وہ ایسا منصف ہے جس کے بارے میں ظلم و ستم کا خیال تک نہیں آسکتا وہ سب سے بڑا کریم ہے، اور آخر کار تمام معاملات اسی کی بارگاہ میں پیش ہوں گے، کہ ہر چیز اس کی قدرتِ قاہرہ کے آگے

سرنگوں، اور ہر شے اس کے جلال و ہیبت کے آگے سجدہ ریز ہے۔۔۔ وہ دنیا جہان کا مالک اور آسمانوں کا خالق ہے۔ سورج اس کے حکم کے تابع، چاند اس کا اطاعت گزار، اور ان میں سے ہر ایک مقررہ مدت تک اپنا کام انجام دیتا رہے گا۔

وہی آفریدگارِ مطلق بڑی تیزی اور تسلسل کے ساتھ کبھی دن کے مکھڑے کو، رات کے پردے میں چھپا دیتا ہے، اور گاہے جملہ شب کو روز روشن کی آماجگاہ بنا دیتا ہے! وہ سرکشی دکھانے والے ہرزور آزما اور اڑنے والے ہر شیطان کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس خدائے یکتا کا نہ کوئی مقابل ہے نہ نظیر! وہ ایک ہے۔۔۔ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے، نہ اس نے کسی سے جنم لیا ہے اور کوئی اس کے برابر کا بھی نہیں! وہ معبودِ یگانہ اور بڑے مرتبے کا پروردگار ہے۔ وہ اپنے ہر ارادے کو پورا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر کے رہتا ہے۔ ہر چیز کی حقیقت سے واقف اور تمام اشیاء کی کمیّت و کیفیت سے آگاہ ہے! وہی موت کا قانون نافذ کرتا ہے، اور وہی زندگی کی خلعت بھی بخشتا ہے، فقر و تو نگرہی بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح ہنسنا اور رلانا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو قریب کر لیتا ہے، کسی کو دور پھینک دیتا ہے۔ کبھی اپنی عطا کو روک لیتا ہے، اور کسی وقت مال و اسباب لٹانے لگتا ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف اسی کو حاصل اور حمد و ستائش اسی کی ذات کے لیے ہے۔ بس وہی سرچشمہ خیر ہے، اور اسی کو ہر چیز پر اختیار ہے، وہ بزرگ و برتر ہے بخشنے والا ہے۔ دعائیں قبول کرتا، خوب کرم فرماتا اور بہت نواز دیتا ہے۔ پھر نفسِ نفس کا حساب رکھتا ہے، اور جن ہوں یا انسان، سب کو پالتا ہے۔ نیز اس کے لیے کوئی کام مشکل نہیں، نہ وہ کسی فریادی کی آہ و زاری سے ملول ہوتا ہے نہ کسی سوالی کا اصرار اسے کبیدہ خاطر کرتا ہے۔ وہی اچھے لوگوں کا محافظ اور اپنے نیک بندوں کو کامیابی سے ہم کنار کرنے والا ہے۔ مؤمنوں کا مولا ہے چاہے اچھا زمانہ ہو یا کڑا وقت، خوش حالی کا دور ہو یا مشکلوں کا ہنگام، بہر کیف! مخلوق کو اس کا سپاس گزار ہونا چاہیے۔ ہر حالت میں وہ حمد کا سزاوار ہے۔

میں اس کی ذات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس کے حکم کا تابع اور اس کی رضا جوئی میں ہر لمحہ پیش پیش رہتا ہوں پھر اطاعت شعاری کا خیال اور سزا کا احساس چوں کہ ہمیشہ دامن تھا ہے رہتا ہے اس لیے دل و جان سے اس کی مشیت کے آگے سر تسلیم خم رکھتا ہوں! کیوں کہ وہ ایسا معبود ہے جس کی سرزنش سے نہ کوئی محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے کسی کو ظلم و ستم کا اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ مجھے اس حقیقت کا اقرار ہے کہ میں اس کا بندہ ہوں اور اس کے پروردگار ہونے کا گواہ ہوں! ساتھ ہی اس نے وحی کے ذریعے مجھے جو حکم دیا ہے اسے بجالاتا ہوں کیوں کہ اگر میں نے فرض رسالت ادا نہیں کیا تو اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں اس کے ناقابلِ مدافعت عذاب کا ہدف نہ بن جاؤں، وہی خدا ہے اور سوائے اس کے اور کوئی معبود نہیں! اس نے مجھے بتا دیا ہے کہ اگر میں اس فرمان کی تبلیغ نہیں کروں گا جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ گویا میں نے فرض رسالت کا کوئی فریضہ ہی انجام نہیں دیا۔ نیز اس نے مجھے مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی ضمانت بھی دی ہے، اور یقیناً وہ میرے لیے کافی ہے، اور وہ میرا رب کریم ہے!

ہاں! اس نے مجھ پر وحی نازل فرمائی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے رسول! تمہارے رب کی جانب سے (علیٰ کے بارے میں) جو نازل ہوا ہے، وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تو گویا تم نے فرض رسالت کی ادا نہیں کیا، اور اللہ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا (سورہ مائدہ: ۶۷)۔

لوگو! میں نے فرض رسالت کی انجام دہی میں کبھی کوتاہی نہیں کی اور لو! اب میں اس آیت کے نازل ہونے کا سبب بیان کرتا ہوں  
جبرئیل تین دفعہ میرے پائے آئے!

خدا کا سلام پہنچایا۔۔۔ بے شک اس کی ذات امن و عافیت کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بعد امین وحی نے مجھ سے کہا کہ میں اس مجمع عام میں  
کھڑے ہو کر ہر سفید و سیاہ کو یہ بتا دوں کہ علی ابن ابی طالب میرے بھائی میرے وصی، میرے خلیفہ اور میرے بعد ساری خلقت کے امام ہیں،  
میری سرکار میں انھیں وہی مقام حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ کے اقتدار میں حاصل تھا مگر یہ کہ۔۔۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اللہ اور اس  
کے رسول کے بعد بس وہی تمہارے مولا ہیں۔ اس سلسلے میں خداوند عالم نے مجھ پر قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی ہے، یقیناً تمہارا آقا صرف اسلہ  
اور اس کا رسول ہے نیز وہ لوگ جنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔  
(سورہ مائدہ: ۵۵)۔

علی ابن ابی طالب نے نماز قائم کی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ بھی دی اور ان تمام حالات میں صرف خدا ہی ان کا مقصود و مطلوب رہا۔  
حالات کے پیش نظر۔۔۔ جبرئیل سے میں نے کہا بھی تھا کہ کیا بارگاہِ احدیت میں یہ التجا کی جاسکتی ہے کہ مجھے اس فرض کی انجام دہی سے معاف  
رکھا جائے؟ کیوں کہ۔۔۔ میں متیقن کی قلت، منافقین کی کثرت، مجرموں کے فریب کاریوں، اسلام کا تمسخر کرنے والوں کی حیلہ سازیوں سے  
واقف تھا جن کے متعلق قرآن کا بیان ہے کہ وہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ (سورہ فتح: ۱۱)  
اور خیال کرتے ہیں کہ یہ بالکل معمولی سی بات ہے۔ حالانکہ خدا کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے! نیز ان لوگوں نے۔۔۔۔۔ کئی بار مجھے  
بڑا دکھ پہنچایا۔ یہاں تک کہ میرا نام ”اذن“ (کان) رکھ دیا، اور یہ صرف اس لیے کہ علی ابن ابی طالب ہر وقت میرے ساتھ رہتے تھے، اور ان ہی  
پر میری توجہ مرکوز رہتی تھی! چنانچہ اس ضمن میں پروردگار عالم کا ارشاد ہوا کہ ”ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ہمارے رسول کو ستاتے ہیں  
اور کہتے ہیں کہ ”یہ تو کان ہیں“ اے رسول! تم کہہ دو کہ ہاں ”کان“ تو ہیں مگر اچھی باتیں سننے والے کان ہیں کیوں کہ خدا کی ذات پر ایمان رکھتے  
ہیں، اور مؤمنین کی باتوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (سورہ توبہ: ۶۱)۔

میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں، انھیں دکھا سکتا ہوں اور ان کی نشان دہی کر سکتا ہوں، لیکن میں نے ان کے معاملے میں عفو و کرم سے  
کام لیا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ جب تک اللہ کے اس پیغام کو نہیں پہنچاؤں گا جو مجھ پر نازل ہوا ہے اس وقت تک مجھے اپنے معبود برحق سے  
خوشنودی کا پروانہ نہیں مل سکتا۔ اس کے بعد حضور نے آیہ مبارکہ بلّغ یعنی (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) پڑھ کر سنائی:  
اے نبی تمہارے پالنے والے کی طرف سے (علی کے متعلق) تمہیں جو حکم ملا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر یہ نہیں کیا تو جانو! تم  
نے رسالت کا فریضہ ہی نہیں انجام دیا۔ نیز اللہ تمہیں لوگوں کی شر سے محفوظ رکھے گا۔ (سورہ مائدہ: ۶۷)۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا: لوگو! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ولایت و امامت کے منصب پر علی خدا کی جانب سے مقرر ہوئے ہیں۔ مہاجر،  
انصاریا تابعین ہوں، نیز شہری ہوں یا صحرا نشین، عجم ہوں کہ عرب، آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے، سفید ہوں کہ سیاہ غرض کہ! ہر ایک

پر اور ہر اس شخص پر جو توحید پرست ہو ان کی (امام علیؑ) اطاعت فرض ہے۔ علیؑ کا ہر فیصلہ قطعی ان کا ہر بیان درست اور ان کے ہر حکم کو قانونی طور پر موثر سمجھنا چاہیے۔ جو ان کی مخالفت کرے گا وہ مردود ہوگا، اور ان کی پیروی کرنے والے رحمتِ ایزدی کے مستحق قرار پائیں گے۔ نیز جو ان کی تصدیق کریں گے، ان کی باتوں پر کان دھریں گے اور ان کی تابعداری کریں گے خداوند کریم انھیں بھی بخش دے گا۔ لوگو! یہ آخر اجتماع ہے جس سے اس وقت میں خطاب کر رہا ہوں۔ لہذا تم میرے کلام کو سنو اور اپنے پروردگار کے مطیع و فرماں بردار بنو۔ خداوند عزوجل ہی تمہارا حاکم اور تمہارا معبود ہے اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ جو یہاں تمہارے سامنے کھڑا مخاطب ہے، تمہارا حاکم ہے، اور رسول کے بعد اللہ رب العالمین کے حکم سے علیؑ تمہارا ولی اور امام ہے! نیز اس کے بعد سلسلہ امامت قیامت تک علیؑ کی اولاد سے میری ذریت میں برقرار رہے گا۔ ہاں روز قیامت تک! جس دن کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یاد رکھو! حلال خدا کے سوا کوئی چیز حلال نہیں اور جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے بس وہی حرام ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پروردگار عالم نے مجھے حلال و حرام کے جملہ قواعد و ضوابط سے آگاہ فرما دیا ہے، اور میں نے تمام فیصلے کتاب خدا اور حلت و حرمت کی خدائی قانون کی روشنی میں کیے ہیں۔ نیز مجھے جو علم و عرفان حاصل ہوا، میں نے اس کی تعلیم علی ابن ابی طالبؑ کو ضرور دی!

لوگو! کوئی علم ایسا نہیں جو خداوند عالم نے مجھے نہ دیا ہو۔۔۔ پھر دانش و آگہی کا یہ سارا ذخیرہ جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا، اسے میں نے امام المتقین علیؑ ابن ابی طالب کے حوالے کر دیا۔۔۔ بے شک وہی امام مبین ہیں۔

اے لوگو! ان سے ہٹ کر تم گم کردہ راہ نہ بن جانا، نہ ان سے دوری اختیار کرنا، اور نہ ان کی ولایت کے اقرار سے پہلو بچانا، کیوں کہ علیؑ ہی وہ ہستی ہے جو حق پر عمل کر کے سچائی کی راہ دکھائیں گے!۔۔ اور باطل کو ملیا میٹ کر کے لوگوں کو بے راہ روی سے بچائیں گے! حق کے بارے میں خواہ کوئی ملامت کرے یا برا بھلا کہے، اس سے ان کے فرض شناسی کے جذبے پر کوئی اثر نہیں پڑتا! علاوہ ازیں یہ وہ پہلے شخص ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے انھوں نے پیغمبر خداؐ پر اپنی جان نچھاور کر دی۔ علیؑ ہی کی ذات ایسی ہے، جس نے رسول اللہ کے ساتھ اس وقت خدا کی عبادت کی جب اس دور تاریخ کے جتنے بھی مرد تھے ان میں سے کوئی بھی نبی کے ساتھ فریضہ عبادت بجالانے کو تیار نہ تھا۔

لوگو! تم علیؑ کی فضیلت مانو۔ کیوں کہ انھیں خدا نے فضیلت دی ہے اور انھیں قبول کرو کیوں کہ پروردگار عالم ہی نے ان کو مقرر فرمایا ہے۔ اے لوگو! علیؑ اللہ کی جانب سے امام ہیں اور جو کوئی ان کی ولایت کا منکر ہوگا، تو نہ اس کی توبہ قبول ہوگی، اور نہ حق اس کی مغفرت کرے گا۔ ہاں! یہ طے ہے کہ پروردگار عالم نے علیؑ کے بارے میں جو حکم دیا ہے، اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ داور محشر کا یہی سلوک ہوگا۔ وہ انھیں بد سے بدتر اور نہ ختم ہونے والے عذاب میں مبتلا فرمائے گا! پس اس معاملے میں ڈرتے رہو۔۔ دیکھو کہیں ان کی (امام علیؑ) مخالفت مول لے کر آگ میں جلنے کا سامان نہ کر لو اور وہ بھی ایسی آگ ”جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں اور جو حق کا انکار کرنے والوں کے لیے دہکائی گئی ہو!“ (سورہ بقرہ: ۲۴)۔

اے لوگو! انبیائے ماسبق کو میری ہی بشارت دی گئی تھی۔۔۔ میں تمام پیغمبروں اور جملہ فرستادگان خدا کا خاتم، نیز زمین و آسمان کی ساری خلقت کے لیے اللہ کی جت ہوں۔۔۔ اس حقیقت میں جو ذرا سا بھی شبہ کرے گا وہ پہلے والے عہد جاہلیت کے کافروں جیسا کافر ہوگا، اور اسی طرح جو میری کسی بات کے کسی حصے میں بھی ذرہ بھر شک کرے گا اس کا شمار انہیں میں سے ہوگا جو میری تمام باتوں میں مشکوک ہیں، اور میری تمام باتوں میں شک و شبہ کرنے والوں کی جگہ جہنم ہے۔

لوگو! خدا کی دین اور بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس فضیلت سے سرفراز فرمایا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، شام ابد تک بس وہی حمد کا سزاوار ہے، اور ہر حال میں ہمیشہ سپاس کا مستحق ہے۔

اے لوگو! علیؑ کے فضل و کمال کا اعتراف کرو، کیوں کہ میرے بعد دنیا پھر میں سب سے زیادہ حسن و خوبی کے مالک وہی ہیں، یاد رکھو پاک پروردگار ہمارے ہی طفیل میں تم کو روزی دیتا ہے، اور ہماری ہی برکت سے یہ دنیا آباد ہے۔ ملعون و مغضوب ہے! لعنت کا مارا ہے، اور زیرِ عتاب ہے! وہ شخص جو میری اس بات کی تائید کرنے کے بجائے اس کی تردید کرے، کیوں کہ جبرئیل نے خدا کی جانب سے مجھے یہ خبر دی ہے، اس کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص علیؑ سے مخالفت رکھے گا اور ان کے اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کرے گا وہ میری نفرین اور میرے غضب کا سزاوار ہوگا۔۔۔ لہذا ہر آدمی کا فرض ہے کہ وہ اپنے توشہ آخرت پر نظر رکھے۔“ لوگو! تم اللہ سے ڈرو کہ کہیں اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے اور جمنے کے بعد کہیں پیر ڈمگمانے نہ لگیں یقیناً خداوند عالم تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے“ (سورہ حشر: ۱۸)۔

لوگو! علیؑ جب اللہ (وسیلہ تقرب الہی) ہیں جس کی مخالفت کرنے والے کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن کہیں گے کہ ”وا حسرت و دردا! ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے جب اللہ کے بارے میں روار کھی۔“ (سورہ زمر: ۵۶)۔

لوگو! قرآن میں غور و فکر سے کام لو، اس کی آیتوں کو سمجھو، حکمت پر نظر رکھو، تشابہات کی پیروی نہ کرو۔ قسم بخدا! اس دنیا میں اور کوئی ایسا نہیں جو ان آیتوں کی توضیح و تشریح کر سکے جو برائیوں کی روک تھام اور اچھائیوں کی اشاعت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں سوائے اس ایک شخص کے جس کے بازو تھام کر میں بلند کر رہا ہوں، اور جس کے بارے میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

**”جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ بھی مولا ہیں“**

اور یہ علیؑ ابن ابی طالب، میرے بھائی اور میرے جانشین ہیں، نیز جن کی پیروی کرنے کا فرمان پہنچانے کے لیے اللہ نے مجھے مامور کیا ہے، لوگو! علیؑ اور میری پاک ذریت ہی نفلِ اصغر ہیں اور قرآن نفلِ اکبر ہے، یہ ایک دوسرے کی خبر دینے والے بھی ہیں۔ نیز ایک دوسرے سے موافقت کُلّی بھی رکھتے ہیں، اس کے علاوہ یہ ایک دوسرے سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔ یہ خلقِ خدا میں خدا کے امین اور اس کی طرف سے زمین پر مقرر کیے ہوئے حاکم ہیں۔ اے لوگو! میرا فرض پورا ہوا۔ خلاقِ عالم کا پیغام پہنچا دیا۔۔۔ جو سنانا تھا وہ سنا چکا، ہر بات اجاگر کر دی!۔۔۔ نیز یہ پاک پروردگار کا حکم تھا، اس نے کہا۔ میں نے بیان کر دیا!۔۔۔ ہاں! یاد رکھو! میرے اس بھائی کے علاوہ اور کوئی امیر المؤمنین نہیں ہے، اور میرے بعد اس کے سوا کسی کے لیے بھی مؤمنین کی امارت و سیادت آئینی

حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد آل حضرت نے اپنے دستِ اقدس سے علیؑ ابن ابی طالب کا بازو پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ۔۔۔ آپ کے پیر، حضور کے گھٹنوں تک پہنچ گئے۔۔۔ اس کے بعد سرکارِ رسالتؐ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ علیؑ میرے بھائی ہیں۔ یہی میرے جانشین، میرے علم کے محافظ، میرے بعد میری امت کے سربراہ اور کتابِ خدا کی تفسیر کے لیے میرے نائب ہیں۔ یہی قرآن کی طرف لوگوں کو لائیں گے۔ اور مرضاتِ الہی پر عمل پیرا ہوں گے یہ دشمنانِ خدا سے نبرد آزار ہیں گے اور خدا کی اطاعت کرنے والوں سے اخلاص برتیں گے۔ ہاں علیؑ ہی خدا کی نافرمانی کرنے سے لوگوں کو منع کریں گے۔ یہ رسول کے قائم مقام، ایمام والوں کے سردار اور رشد و ہدایت کرنے والے پیشوا ہیں۔ اس کے علاوہ یہی وہ رہبر ہیں جو فرمانِ الہی کے مطابق عہد شکنوں، گم راہوں اور باغیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے۔ لوگو! یہ میں سب کچھ خدا کے کہنے سے کہہ رہا ہوں اور اس کے حکم سے میرے ہاں بات نہیں بدلتی!

پروردگار! میری التجا ہے کہ تو علیؑ کے دوستوں کو دوست رکھ، اور جو اس سے دشمنی کریں ان سے تو بھی دشمنی فرما۔ اس کے منکروں پر تیری نفرین ہو اور جو اس کے حق پر دست اندازی کریں انہیں تو اپنے غضب کا نشانہ قرار دے۔ پالنے والے! تو نے مجھے بتایا تھا کہ امامت تیرے ولی علیؑ کا حصہ ہے۔ تیرا منشا یہ تھا کہ اس حقیقت کو مین لوگوں کے سامنے بیان کر کے اس کے تقرر کا اعلان کر دوں، اس لیے کہ تو نے اپنے بندوں کے واسطے ان کے دین کو پورا کر دیا ہے اور اپنی نعمت کی بھی تکمیل فرمادی ہے ساتھ ہی ساتھ اسلام کو اس کے لیے اپنا پسندیدہ دین قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ تیرا ارشاد ہے کہ: ”اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں ہوگا، اور یقیناً قیامت کے دن اس کا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوگا“ (سورۃ آل عمران: ۸۵)۔

پروردگار! تو گواہ رہنا کہ میں نے فرضِ رسالت انجام دے دیا، اور لوگو! اس بات کو نہ بھولنا کہ خدائے عزوجل نے تمہارے دین کو علیؑ کی امامت سے کمال بخشا ہے۔ لہذا جو شخص علیؑ کی یا میرے فرزندوں میں سے جو علیؑ کی ذریت اور قیام قیامت تک حق کے رہنما ہوں گے، پیروی نہیں کرے گا یا ان کو ان کی جگہ سے ہٹائے گا، تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کے سارے کے سارے اعمال سلب کر لیے جائیں گے، وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔۔۔ خدا ان کے عذاب میں ذرا بھی تخفیف نہیں کرے گا، اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

لوگو! علیؑ تم سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا، تم سب سے بڑھ کر حق دار اور تم سب کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ قریب اور عزیز ترین شخصیت ہے۔ علیؑ سے میں خوش، میرا خدا خوش، قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں جس میں رضائے الہی کا تذکرہ ہو اور اس کے مخاطب علیؑ نہ ہوں۔۔۔ نیز خداوندِ عالم نے اپنے کلامِ بلاغت نظام میں جہاں کہیں بھی ”اے ایمان والو“ کہہ کر خطاب کیا ہے، وہاں اولین مقصود علیؑ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسی طرح تعریف و توصیف کی ہر آیت کا عنوان ان ہی کا کردار ہے ”سورۃ ہل اتی“ میں بہشت کے مستحق ہونے کی گواہی ان ہی سے مخصوص ہے، یہ سورہ پورے کاپورا ان ہی کے شان میں اترے۔۔۔ اور ان کے علاوہ اس میں کسی کی مدح سرائی نہیں کی گئی ہے۔

لوگو! علیؑ دینِ خدا کے حامی و ناصر، رسولِ خدا کے معین و مددگار، انتہائی متقی، ہمہ تن طہارت اور سراپا رشد و ہدایت ہیں۔ دیکھو! تمہارا نبیؐ بہترین نبیؐ ہے، اور اس کا وصیؑ سب سے اچھا وصیؑ ہے۔ نیز اس کے فرزندِ تمام انبیاء کے جانشینوں میں بہترین جانشین ہیں۔۔۔ لوگو! ہر پیغمبر کی ذریت اس کے صلب سے بڑھی پھیلی، لیکن میری نسل علیؑ کے ذریعے قائم و دائم اور پھلتی پھولتی رہے گی۔

لوگو! ابلیس کا حسد، آدم کے جنت سے نکلنے کا سبب بنا۔ تم علیؑ پر رشک نہ کرنا، ورنہ تمہارا سارا اکیا دھرا برباد ہو جائے گا! اور تمہارے قدم لڑکھڑاجائیں گے۔ آدم کا زمین پر آنا صرف ایک ترکِ اولیٰ کا نتیجہ تھا۔ حالانکہ وہ خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔۔۔ اب بتاؤ اگر تم نے خدا کے احکام کی صریحی خلاف ورزی کی تو پھر تمہارا کیا حشر ہو گا؟ حالانکہ تم تم ہی ہو! ”عیانِ راجہ بیاں۔“ تم میں سے آخر وہ لوگ بھی ہیں جو خدا کے دشمن ہیں! ہاں! وہ بد نصیب ہی ہو گا جو علیؑ سے مخالفت کرے گا۔۔۔ علیؑ کے دوستوں کی نشانی تو یہ ہے کہ: وہ پرہیزگار ہوں گے، مومن ہوں گے، مخلص ہوں گے۔۔۔

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سورہٴ عصر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَالْعَصْرِ۔۔۔ تا آخر علیؑ ہی کے لیے نازل ہوا۔

لوگو! رب العزتؑ گواہ ہے! میں نے فرضِ رسالت ادا کر دیا اور رسول کا بس یہی کام ہے کہ وہ پیغام پہنچا دے۔ (سورہٴ مائدہ: ۹۹)  
لوگو! خدا سے جس طرح ڈرنا چاہیے، اس طرح ڈرو۔ اور مرتے دم تک اسلام سے وابستہ رہو۔ (سورہٴ آل عمران: ۱۳۲)  
لوگو! اللہ، اس کے رسول اور اس نور پر جو اس کے ساتھ ساتھ آیا ہے ایمان لے آؤ۔ مگر اس سے پہلے کہ خدا کچھ چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے (نساء: ۴)۔

لوگو! معبودِ مطلق نے اپنے خاص نور کو پہلے مجھ میں سمو یا پھر علیؑ اس کا مرگزن بنے اور اس کے بعد قائم آل محمد تک ان کی ذریتِ طاہرہ اس کی جلوہ گاہ قرار پائی۔ قائم آل محمدؑ (مہدی منتظر) وہ ہیں جو خدا کا حق لیں گے اور ہمارے بھی ہر حق کو حاصل کریں گے، کیوں کہ پاک پروردگار نے ہمیں، کوتاہی کرنے والوں دشمنی برتنے والوں، مخالفت پر اتر آنے والوں اور ان کے علاوہ خیانت کاروں، گناہ گاروں نیز دنیا بھر کے جفا شعاروں پر حجت قرار دیا ہے، لوگو! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ لہذا اگر میں دنیا سے چل بسوں یا قتل کر ڈالا جاؤں تو تم اٹے پیروں پلٹ جاؤ گے اور جو اس طرح اٹے پاؤں پھرے گا (یعنی دین کا دامن چھوڑ دے گا) وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑے گا!۔۔ اور پروردگار عالم عنقریب شکر گزاروں کو جزائے خیر دے گا۔

اور دیکھو! صبر و شکر کو جن کی صفت قرار دیا گیا ہے وہ علیؑ ابن ابی طالب ہی تو ہیں اور پھر ان کے سلسلے سے میری ذریت اس صفت سے موصوف ہے۔ لوگو! تم خدا پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ ورنہ غضبِ الہی کا ہدف بن جاؤ گے اور وہ تمہیں سخت ترین عذاب میں مبتلا کر دے گا، یقیناً وہ تمہاری تاک میں ہے۔ لوگو! میرے بعد ایسے بھی پیشوا ہوں گے ”جو دوزخ کا راستہ دکھائیں گے اور قیامت کے دن بے یار و مددگار ہوں گے۔“ (سورہٴ قصص: ۴۱)۔

لوگو! میں ان سے بے زاری کا اعلان کرتا ہوں اور میرا خدا بھی ان سے نفرت کرتا ہے۔

لوگو! اس قسم کے پیشوا اس کے ساتھی اور ان کے تمام پیروکار جنہم کے سب سے نچلے درجے میں جگہ پائیں گے اور یہی ان مغرور اور سرکش لوگوں کا ٹھکانا ہے، ہاں! ہاں! یہ وہی ارباب صحیفہ ہیں (وہ لوگ جو ”صحیفہ سازش“ میں شریک تھے) جن کا مقصد یہ تھا کہ علیؑ کے مراسم جانشینی کو درہم و برہم کر دیا جائے (اس سلسلہ میں کچھ لوگوں نے باہمی عہد و پیمانہ کیا تھا اور اس معاہدہ کو باقاعدہ ضبط تحریر میں لایا گیا تھا) اور جو صحیفہ کی کارروائی میں شریک تھے وہ خود اس نوشتے کو دیکھ لیں (بہر حال اس وقت گنتی کے چند آدمی ہی نکلے جو صحیفہ کی اصطلاح کو سمجھ سکے)۔ لوگو! قیامت تک کے لیے امامت کے منصب کو اپنی آل میں امانت اور وراثت قرار دے رہا ہوں۔ اور یقیناً جس امر کی تبلیغ کے لیے مجھے مامور کیا گیا تھا، اسے میں نے سب تک پہنچا دیا۔ تاکہ: قیام قیامت تک تمام افراد امت کے لیے خواہ وہ حاضر ہوں یا غیر حاضر۔۔۔ موجود ہوں، یا غیر موجود۔۔۔ پیدا ہو چکے ہوں، یا پیدا نہ ہوئے ہوں۔۔۔ یہ ایک حجت بن جائے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ خلافت کے مقدس منصب کو چھین چھوٹ کر شخصی حکومت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس قسم کا اقدام کرنے والوں اور ان کے ہمنواؤں پر خدا نے نفرین کی ہے، اور وہ قرآن مجید میں کہتا ہے کہ: ”ہم عنقریب تم دونوں گروہوں، (جن و انس) کی جانب متوجہ ہوں گے اور تم دونوں کو آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں اور دھوئیں کے بادلوں کی زد میں لے لیں گے، پھر تم ایسے بے بس ہو گے کہ یہ عذاب تمہارے روکے سے نہیں رک سکے گا۔ (سورہ رحمن: ۳۱، ۳۵)۔

لوگو! خدائے بزرگ و برتر تمہیں یوں چھوڑنے والا نہیں ”جب تک کہ وہ کھرے کو کھوٹے سے، اور اچھے کو برے سے الگ نہ کر لے“ (آل عمران: ۱۷۹)۔

اور اس نے تمہیں غیب کا علم نہیں دیا ہے۔۔۔ لوگو! کوئی ایسی بستی نہیں جس کے باشندوں کو آخر کار پروردگار عالم نے اپنے انبیاء کو جھٹلانے کے باعث ہلاک نہ کر دیا ہو، اور اس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ: اسی عنوان سے وہ ان آبادیوں کو بھی تباہ و برباد کر ڈالتا ہے جن کے رہنے والے ستمگار ہوں۔۔۔ پھر سنو! یہ علیؑ تمہارے امام ہیں تمہارے آقا ہیں، اور ان کی ذات وعدہ خداوندی ہے اور اللہ اپنے وعدوں کو ضرور سچا ثابت کرتا ہے۔

لوگو! تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے اکثر گم راہ ہوئے! اور اس پیدا کرنے والے نے انہیں مٹا دیا!۔۔۔ بالکل اسی طرح وہ بعد والوں کو بھی نیست و نابود کر دے گا۔۔۔ لوگو! حق تعالیٰ نے مجھے امر و نہی کی تعلیم دی، اور میں نے یہ سب کچھ علیؑ کو بتا دیا۔ لہذا اب یوں سمجھو کہ علیؑ کا ذخیرہ دانش خدا ہی کا دیا ہوا ہے، اور جب حقیقت یہ ہو تو اب تمہارا فرض ہو جاتا ہے کہ تم ان کا حکم مانو تاکہ محفوظ رہو۔ ان کی اطاعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔ وہ جس کام کو منع کریں وہ نہ کرو تاکہ سیدھے راستے سے لگ سکو بس ان ہی کے منشاء کے مطابق چلو اور ان کے مسلک سے ہٹ کر پرالگ نہ رہو۔

لوگو! میں وہ صراطِ مستقیم ہوں جس کی طرف گامزن ہونے کے لیے تمہیں خدا نے حکم دیا ہے اور میرے بعد علیؑ ہیں پھر وہ امام ہیں جو علیؑ کے فرزند اور میری آل ہیں۔ یہ سب حق کے رہ نما اور عدلِ قرآنی کے پاسبان ہیں۔ تقریر کی اس منزل پر سرکارِ ختمی مرتبت نے سورہ حمد کی

تلاوت کی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورہ میرے واسطے اور علیؑ اور اولادِ علیؑ کے لیے نازل ہوئی اور انھیں سے مختص ہے۔ وہ خدا کے دوست ہیں ”جنہیں نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کبیدہ خاطر ہوں گے“ (سورہ یونس: ۶۲) نیز اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خدا کے گروہ کو ہمیشہ غلبہ حاصل رہتا ہے، اور سنو! علیؑ کے دشمن انتشار پسند ہیں۔ حدوں سے گزر جاتے ہیں! شیطانوں سے ان کا رشتہ ملتا ہے جو کہ ایک دوسرے کو فریب دینے کے لیے چپکے چپکے بڑی چڑی چڑی باتیں کرتے ہیں۔ (سورہ انعام: ۱۱۲) لیکن ان کے دوست وہ صاحبانِ ایمان ہیں جنہیں کلامِ پاک نے یوں یاد کیا ہے کہ: جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم انھیں دشمنانِ خدا اور سولؑ کے ساتھ دوستی کرتے ہوئے نہیں پاؤ گے، اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی بند یا قوم قبیلے والے ہی کیوں نہ ہو، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل میں خدا نے ایمان راسخ کر دیا ہے اور اپنی خاص روشنی سے ان کی تائید فرمائی ہے، تا آخر آیت (سورہ مجادلہ: ۲۲)۔

اور ان ہی کی توصیف میں ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ جنہوں نے ایمان قبول کرنے کے بعد پھر اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا بس انھیں لوگوں کے لیے امن و عافیت ہے، اور انھیں کو ہدایت حاصل ہوئی ہے۔ (سورہ انعام: ۸۲)۔

ہاں! ان کے دوست وہ ہیں جو نہایت اطمینان سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ملائکہ ان کا استقبال کریں گے۔ سلام بجالائیں گے اور خوش آمدید کہہ کر یہ مژدہ سنائیں گے کہ آؤ بس اب یہیں رہو اور جم جم رہو۔ نیز علیؑ اور فرزندِ ان علیؑ کے چاہنے والے بے حساب بہشت میں پہنچیں گے اور ان کے دشمن آگ میں جلیں گے۔ دوزخ کی ہولناک چیخیں سنیں گے جہنم کو جوش و خروش دیکھیں گے ان کے سامنے یہ منظر ہوں گے کہ جو گروہ دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ دوسرے گروہ پر لعنت بھیجے گا۔ (سورہ اعراف: ۳۸)۔

ہاں! ہاں! اور ان دشمنوں کو یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ: جیسے ہی کوئی گروہ جہنمِ واصل ہوگا تو فرشتگانِ عذاب دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے ہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ (سورہ ملک: ۸)۔

اور ان کے دوست! کیا کہنا ان کا! جو بے دیکھے اپنے پالنے والے سے ڈرتے ہیں! ان ہی کے لیے مغفرت ہے اور یہی بڑے اجر کے حق دار ہیں۔ (سورہ ملک: ۱۸)۔

لوگو! غور کیا تم نے کہ جنت و جہنم میں کتنا فرق ہے! اور یہ تفاوت بھی دیکھو کہ خدا نے ہمارے دشمن کی مذمت کی ہے اور اس پر نفرین بھیجی ہے اور برخلاف اس کے وہ ہمارے دوستوں سے محبت فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے! میں تمہیں ڈرانے کے لیے آیا ہوں اور علیؑ تمہاری ہدایت کے لیے مقرر ہوئے ہیں!

لوگو! میں نبی ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں، اور خاتمِ الآئمہ ہمارا مہدی قائم ہے۔ سن لو! وہ تمام ادیان پر غالب آئے گا، ظالموں کو کیفر کر دار تک پہنائے گا تمام قلعوں پر فتح کا پرچم لہرا کر ستم کا قلع و قمع کرے گا۔۔۔ شرک کے ہر سلسلے کو مٹائے گا، نیز خدا کے تمام دوستوں کے خونِ ناحق کا بدلہ لے گا۔ وہ اللہ کے دین کا ناصر ہے اور معرفتِ الہی کے اتھاہ سمندر سے ہمیشہ سیراب ہوتا رہے گا۔ نیز وہ دانشمندوں کے ساتھ ان کے علم و فضل کی وجہ سے۔۔۔ اور نادانوں کے ساتھ ان کی نادانی کے پیشِ نظر حسن سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔!

وہ خدا کی پسند کا منتخب بندہ ہے وہ ہر علم کا وارث ہو گا۔ اور علم کے ہر شعبہ پر چھایا رہے گا۔ وہ خدا کی باتیں بتائے گا۔ اور اپنے ایمان کی شان و شوکت سے دنیا کو جگائے گا۔ قائم آل محمد کی ذات فکر و عمل کے جمال و کمال کا مثالی نمونہ ہوگی۔ اُمت کے گل امور اسی کے سپرد ہوں گے اور یہ وہی عظیم شخصیت ہے کہ: جس کی ہر پیش رونے بشارت دی ہے۔ ہاں! بس وہی ایک باقی رہنے والی حجت اور اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے! ہر حق اس کا ہم نفس اور ہر نور اس کا ہم قدم ہے، پھر نہ کوئی اس پہ حاوی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی غالب آسکتا ہے۔ ہاں! روئے زمین پر وہی خدا کا ولی اور خلق خدا میں اس کی جانب سے با اختیار حاکم بھی وہی ہے۔ نیز ظاہر ہو یا باطن ہر عالم میں وہ خدا کا امین ہے۔

لوگو! میں تمہیں اچھی طرح سے بتا چکا ہوں۔ کافی سمجھا چکا ہوں اب میرے بعد یہ علیؑ تمہیں سمجھائیں گے اور اپنی تقریر کے فوراً بعد میں تمہیں ان کی بیعت کے لیے طلب کروں گا۔ پہلے تمہیں ان کی امامت کے اقرار کے سلسلے میں میرے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہو گا اور اس کے بعد خود ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنا پڑے گی۔ دیکھو! میں خدا سے بیعت کر چکا ہوں اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور اب میں خدا کی جانب سے علیؑ کے لیے تم سب سے بیعت لے رہا ہوں اور اگر اس کے بعد بھی کسی نے یہ بیعت توڑ دی تو۔۔۔ یاد رکھو! اسے خود اپنے نفس کی شکست کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لوگو! یقینی طور پر حج، صفا، مروہ اور عمرہ یہ سب شعائرِ الہیہ یعنی خدا کے دین کی نشانیاں ہیں۔ پس جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجلائے تو اس کے لیے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (سورہ بقرہ: ۱۵۷)

لوگو! خانہ خدا کا حج کرو۔ اس لیے کہ کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو حج بجالانے کے بعد تو نگر نہ ہو گیا ہو اور اسی طرح کوئی ایسا خاندان نہیں ملے گا جس نے فریضہ حج سے روگردانی کی ہو اور وہ غربت و افلاس کا شکار نہ بنا ہو۔ لوگو! جو مؤمن بھی عرفات میں وقوف کرتا ہے، خداوندِ عالم اس وقت تک کے اس کے تمام گناہ بجل فرما دیتا ہے اور حج کی بجا آوری کے بعد اس کے اعمال نئے سرے سے شروع ہوتے ہیں، لوگو! پروردگار کریم کی جانب سے اس کا معاوضہ بھی انھیں مل جاتا ہے دیکھو! معبودِ مطلق اچھے کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ لوگو! تم پوری دیانت داری و کمال علم و معرفت کے ساتھ حج بجالایا کرو! اور حج و عمرہ جیسے مقدس اجتماعات کو اس وقت تک چھوڑ کر نہ جاؤ جب تک کہ توبہ اور ترکِ گناہ کا احساس نہ جاگ اٹھے۔ لوگو! حکم خدا کے مطابق نماز برپا کرو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے رہو نیز خیال رہے کہ اگر امتدادِ زمانہ کے باعث مذہبی معاملات میں کوتاہی ہونے لگے یا یہ کہ تم سرے سے دین کے احکام ہی بھول جاؤ تو یہ علیؑ تمہارے مولا ہیں۔ جو باتیں، تم لوگوں کو نہیں معلوم ہوں گی وہ یہ پوری وضاحت کے ساتھ تمہیں بتائیں گے علیؑ کو خدا ہی نے منصبِ ولایت پر مقرر فرمایا ہے نیز میرے اور ان کے سلسلے سے جو پیشوا، ہوں گے وہ بھی تمہارے سوالوں کا جواب دیں گے اور تم جن امور، سے نہیں واقف ہو، ان کی تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔ دیکھو! حلال و حرام کے مسائل اتنے مختصر نہیں ہیں کہ انھیں شمار کر کے تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نہ حلال و حرام جیسے طول طویل قانونی مسائل کو ایک نشست میں بیان کرنا مناسب ہو گا۔ چنانچہ مجھے تو اس وقت بس! یہ حکم ملا ہے کہ ابھی ابھی میں علیؑ کے لیے تم سے بیعت لوں اور تمہارے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یہ کہوں کہ خدائے عز و جل کی جانب سے علیؑ اور ان کی اولاد کے بارے میں مجھے جو حکم ملا ہے تم اسے قبول کرنے کا وعدہ کرو! علیؑ کے مانند

ان کی اولاد اور میری آل بھی مرکزِ امامت ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا۔ ان ہی میں سے قائم آلِ محمدؐ کی ذاتِ گرامی ہے، جن کا ہر فیصلہ حق کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہو گا۔ لوگو! میں نے حلال و حرام کی جو حدیں مقرر کی تھیں ان میں نہ کچھ بدلا اور نہ کوئی تغیر کیا۔

دیکھو! یہ بات دوسروں کو بھی بتاتے رہنا اور تم میری شریعت کے کسی حکم کو کبھی بدلنے کی کوشش نہ کرنا۔ لو! میں مکرر کہتا ہوں لوگو! نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ معروف کا حکم دینا اور منکر پر عمل کرنے سے روکتے رہنا۔ دیکھو! معروف کا شاہکار یا نیکی کی سب سے بڑی عملی جدوجہد یہ ہو گی کہ اس وقت تم میں سے جو لوگ موجود ہیں وہ غیر موجود افراد تک میرا یہ پیغام پہنچادیں اور سعی کریں کہ ہر شخص اسے قبول کر لے اور اس کی مخالفت نہ کرنے پائے اس لیے کہ یہ خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے نیز اس حقیقت کو بھی کبھی فراموش نہ کرنا کہ جب تک کوئی امام معصوم نہ ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا!

